دنیا اور آخرت کی تمام مصیبتوں کی جڑ گناہ ہیں

جس قدر قومیں دنیا میں ہلاک ہوئیں شرائع الٰہیہ کی خلاف ورزی سے ہلاک ہوئیں

شیخ الاسلام علامہ ابن قیمؒ کی "الجواب الکافی" کے ایک باب کا ترجمہ

از

(مولانا ابوالعلا محمد اسمٰعیل صاحب)

الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی کا شمار شیخ الاسلام شمس الدین ابن قیمؒ المتوفی ۷۵۱ھ کی نہایت مفید تالیفات میں ہے۔

علامہ ابن قیمؒ آٹھویں صدی ہجری کے آفتاب علم و حکمت سمجھے گئے ہیں موصوف زبردست محقق بھی ہیں اور کامل الفن نبّاض بھی، جس مسئلے پر لکھ گئے ہیں تحقیق کا حق ادا کر گئے ہیں، جلیل القدر محدث بھی اور بے مثال مفسر بھی انشاء و عربیت کے بھی امام ہیں اور معانی و بیان کے بھی۔ ان کے قلم سے سینکڑوں بڑی چھوٹی کتابیں نکلی ہیں اور ہر کتاب اپنا ایک خاص مقام اور وزن رکھتی ہے تمام علوم و فنون میں غیر معمولی حذاقت کے علاوہ حالات کے تقاضوں کی پہچان ان کا ایسا وصف ہے جو ان کو تمام ہم عصر ارباب علم و فضل سے اور بھی ممتاز کر دیتا ہے۔

زیر نظر کتاب مختلف حیثیتوں سے خاص اہمیت رکھتی ہے اور ہمارے دور میں جسے روحانی اعتبار سے امراض جہالت اور شبہاتِ ضلالت کا تاریک تر دور کہنا بجا ہے اس کتاب کے مطالعہ کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

کتاب کی تالیف کا تعلق ایک خاص سوال سے ہے سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص مسلسل آلام و مصائب میں مبتلا ہے مصیبتوں اور تکلیفوں کے امتداد و تسلسل نے اس کی زندگی کے تمام گوشوں کو ویران کر دیا ہے۔ اور قریب ہے کہ اس کا دین اور دنیا دونوں برباد ہو جائیں، وہ چاہتا ہے یہ ہولناک صورت ختم

ہو اور اس کے لئے ہر طرح کی جدوجہد بھی کرتا ہے۔ مگر کوئی کوشش کارگر نہیں ہوتی بلکہ صورت حال کی شدت اور ابتری میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے،

سوال یہ ہے ایسی حالت میں ان مصائب کے ازالے کے لئے کیا تدبیر اختیار کرنی چاہئے،

شیخ نے پوری کتاب میں اسی ایک سوال کا جواب دیا ہے اور اس کے لئے مختلف اسلوب اختیار کئے ہیں جواب کی بنیاد اس مشہور حدیث پر قایم کی گئی ہے

ان اللہ تعالیٰ ما انزل داء الا انزل له دواء فاذا اصیب دواء الداء برئی باذن اللہ

کتاب کی تمام بحثوں میں اسی اجمال کی تفصیل ہے۔

مولانا ابو العلاء محمد اسمٰعیل صاحب نے جو اچھی اور مفید کتابوں کے ترجمے کا خاص ذوق رکھتے ہیں، پوری کتاب کا ترجمہ شوق اور محنت سے کیا ہے، سردست ایک باب کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے اگرچہ کہیں کہیں ضروری نوٹ بھی دئے گئے ہیں تاہم ترجمے کے بعض حصوں پر مزید تشریحی نوٹوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے بہتر ہوگا کہ مولانا ترجمے پر اس خیال سے دوبارہ نظر ڈال کر اس کمی کو پورا کردیں۔ (ع)

اب ہم اصل مقصد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جس کا آغاز کتاب میں ہم نے ذکر کیا ہے یعنی وہ مرض کہ اگر اس کا سلسلہ جاری رہے تو انسان کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اسی مرض کا علاج ہم یہاں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

سمجھ لینا چاہئے کہ گناہ انسان کے حق میں نہایت مضرت رساں چیز ہے یہ یقینی امر ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور یہ بھی یقینی امر ہے کہ گناہ کا زہر قلب میں اسی طرح سرایت کر جاتا ہے جس طرح انسان کے جسم میں زہر سرایت کرتا ہے پھر جس درجہ کا زہر ہوتا ہے اسی درجہ کی اس کی تاثیر بھی ... ر آخرت کی کوئی مصیبت۔ کوئی خرابی، کوئی تباہی، اور بیماری ایسی ہے جس کی اصل ... اصی نہ ہوں؟ حضرت آدمؑ. حضرت حوا کو جنت سے کس چیز نے نکالا؟ اور کس چیز ... بت اور جنت کی نعمتوں، لذتوں اور اس کی مسرتوں سے محروم کیا؟ کس چیز نے ان کو جنت الخلد۔ دار بہجت و سرور سے نکال کر دار محن۔ اور دار مصائب و آلام میں ڈال دیا؟ اور کس چیز نے

ان کو دنیا کے قید خانہ میں مقید کر دیا پھر معصیت کی نوعیت سے قطع نظر کرکے دیکھو کہ ابلیس جو معلم الملکوت تھا اس کو ملکوتِ سماوات سے کس چیز نے نکالا؟ کس چیز نے اس کو ملعون و مطرود اور مردود بنا کر رکھ دیا؟ کس چیز نے اس کا ظاہر و باطن مسخ کر دیا؟ اور ایسا مسخ کر دیا کہ اس کی بدترین صورت کے مقابلہ میں کوئی صورت ہی نہ رہی۔ اور اس کے بدترین باطن کے مقابلہ میں کوئی باطن نہ رہا۔ ایک وقت تھا کہ وہ مقربینِ بارگاہِ الٰہی میں سب سے بلند درجہ رکھتا تھا۔ لیکن سرکشی کی وجہ سے وہ سب سے بڑا ملعون اور مردودِ بارگاہ بن کر رہ گیا۔ ایمان کے بدلہ اسے کفر دے دیا گیا۔ خدائے حمید کا دوست تھا۔ لیکن اس کا سب سے بڑا دشمن بن کر رہ گیا یا تو وہ تسبیح و تقدیس اور تکبیر و تہلیل کے نعرے لگاتا تھا۔ یا اب وہ کفر و شرک۔ کذب و دروغ، فحش و یاوہ گوئی کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس کا لباسِ ایمان "لباسِ کفر، لباسِ فسق و فجور اور لباسِ عصیاں سے تبدیل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں انتہا درجہ ذلیل و خوار ہو کر رہ گیا، رحمتِ الٰہی کی بلندیوں سے تحت الثریٰ میں جا گرا۔ فاسقوں۔ فاجروں۔ بدکاروں۔ بدکرداروں اور جرائم پیشہ لوگوں کا سب سے بڑا قائد اور سالار بنا دیا گیا، یا تو وہ عبادات و طاعات میں سب سے پیش پیش تھا اور فرشتوں کی سیادت و قیادت کیا کرتا تھا یا اب وہ خدا کی ساری مخلوق سے بدتر۔ اور سب سے بڑا منکرِ کافر بن کر رہ گیا۔ اے خدائے قادر و توانا! تیری نافرمانی سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

آہ وہ کون سی چیز تھی جس نے ساری زمین کے بسنے والوں کو طوفان کے ایسے پانی میں غرق کر دیا جس نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہنے والوں کو بھی نہ چھوڑا۔؟

وہ کون سی چیز تھی جس نے قوم عاد پر بادِ صرصر مسلط کر دی؟ جس سے یہ لوگ مر مرا کر رہ گئے۔ اور زمین پر ایسے مرے پڑے رہ گئے گویا درختوں کے بوتے زمین پر گرے پڑے ہیں۔ یہ ہوا کچھ ایسی چلی کہ جہاں سے گذری شہروں۔ آبادیوں۔ باغوں اور کھیتوں۔ چوپایوں۔ جانوروں کو تباہ و برباد کرتی چلی گئی اور ایسی قیامت برپا کر دی کہ دنیا کی قوموں کے لئے عبرت کا سامان چھوڑ گئی۔

وہ کون سی چیز ہے جس نے قوم ثمود پر بادلوں کی گرج بھیجی کہ جس کی آواز سے لوگوں کے دل اور شکم شق ہو کر رہ گئے۔ اور تمام کے تمام نیست و نابود ہو گئے؟

وہ کون سی چیز تھی جس نے قوم لوط کی آبادیوں کو اٹھا کر آسمان کے قریب تک پہنچا دیا۔ اور اتنے قریب پہنچا دیا کہ کتوں کے بھونکنے کی آواز تک فرشتے سننے لگے اور پھر اسی طرح اس طبقہ کو پلٹ کر رکھ دیا کہ اوپر کو تلے۔ اور تلے کو اوپر کر ڈالا اور پھر ان پر جہنم کے پکائے ہوئے پتھر آسمان سے گرائے گئے اور انھیں ایسی سخت سزا دی گئی کہ دنیا میں کسی کو ایسی سزا نہیں دی گئی۔ کیا ایسا عذاب ظالموں سے دور رہ سکتا ہے؟ اور ظالم اس سے بچ سکتے ہیں؟

وہ کونسی چیز تھی جس نے قوم شعیب پر بادلوں کا عذاب بھیجا؟ یہ بادل جب آنے شروع ہوئے تو سایہ دار بادل نظر آنے لگے لیکن جب سروں پر آگئے تو آگ کے شعلے برسانے لگے۔

وہ کون سی چیز تھی جس نے فرعون کی قوم اور فرعون کو دریا کی موجوں میں لپیٹ دیا اور ان کی روحوں کو جہنم میں پہنچا دیا؟ اور واقعہ یہ ہے کہ ان کے جسم غرق ہونے ہی کے لئے تھے اور ان کی روحیں جہنم میں جلنے ہی کے لئے تھیں۔

وہ کون سی چیز تھی جس نے قارون کا گھر۔ اس کا مال اور اس کے اہل و عیال کو زمین میں دھنسا دیا؟

وہ کون سی چیز تھی جس نے حضرت نوحؑ کے بعد مختلف اوقات میں بے شمار قوموں کو انواع و اقسام کے عذابوں میں مبتلا کیا؟ اور قومیں کی قومیں تباہ و برباد کر دی گئیں؟

وہ کون سی چیز تھی جس نے اصحاب "لیسین" کو بجلی کی کڑک سے ہلاک کر مارا۔ تا آنکہ ایک نفر بھی زندہ نہ بچ سکا؟

اور پھر وہ کون سی چیز تھی جس نے بنی اسرائیل پر جابر، ظالم لوگوں کو بھیج کر انھیں تاراج و برباد کرا دیا؟ اور ان کے گھر کا ساز و سامان سب کا سب لوٹ لیا گیا اور قتل کر دیے گئے عورتیں، لڑکیاں
کے شہر جلا کر خاکستر کر دیئے گئے اور مال و دولت غارتگری کے نذر ہو گئے؟
ان پر بھیجے گئے۔ اور بار بار تباہ و برباد کئے گئے۔

آخر وہ کون سی چیز تھی جس نے ان کو انواع و اقسام کے عذابوں میں گرفتار کیا؟ اور ان پر مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے؟ قتل و غارتگری کا نشانہ بنائے گئے؟ کبھی اسیر کئے گئے اور کبھی ان کی آبادیاں

کی آبادیاں تاراج کردی گئیں؛ کبھی شاہان جور کا شکار بنے۔ کبھی ان کی صورتیں مسخ کی گئیں اور آخری انجام یہ ہوا کہ پروردگار عالم نے قسم کھا کر ان کی قسمتوں پر مہر لگادی

لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ

میں ان پر قیامت کے دن تک ایسے لوگوں کو مسلط کرتا رہوں گا جو انھیں بدترین عذاب دیتے رہیں گے

حضرت امام احمدؒ سے مروی ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیرؒ اپنے والد جبیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں جب "قبرص" فتح ہوا اور قبرص کے باشندے تباہ حال ہو کر تتر بتر ہو گئے اور جگہ جگہ سے رونے دھونے بین و بکا کی آوازیں آرہی تھیں۔ اس وقت میں نے حضرت ابوالدرداءؓ کو دیکھا کہ وہ علیحدہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں۔ میں ان کے قریب پہنچا اور کہا۔ "ابوالدرداءؓ" آج خدا نے اسلام اور مسلمانوں کو فتح و نصرت اور عزت و عظمت بخشی۔ اور آپ رو رہے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا۔ جبیر! خدا تمہارا بھلا کرے۔ خدا کی نافرمانی کی وجہ سے آج اس مخلوق کا کیا حشر ہو رہا ہے؟ یہ لوگ کیسے ذلیل و خوار کر دئے گئے۔ کل یہ قوم ایک قہار اور زبردست قوم تھی۔ بہت بڑا ملک ان کے قبضۂ اقتدار میں تھا۔ لیکن احکام الٰہی کی خلاف ورزی کی۔ تو آج اس کا حشر تمہارے سامنے ہے اور ایک حدیث میں مروی ہے۔ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے

اذا ظهرت المعاصي في امتي عمهم الله بعذاب من عنده

جب مری امت میں گناہوں کی کثرت ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ خواص و عوام سب پر اپنا عذاب اتاریگا

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں یہ سن کر میں نے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! کیا اس وقت صالح بندے نہیں ہوں گے؟ آپ نے جواب دیا۔ بلیٰ۔ کیوں نہیں ہوں گے؟ میں نے کہا ان لوگوں کے ساتھ پھر کیا معاملہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا

يصيبهم ما اصاب الناس ثم يصيرون الى مغفرة من الله ورضوان

جو اور لوگوں پر افتاد آئے گی۔ ان پر بھی آئے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کی بخشش ہوگی۔ اور اس کی رضامندی اترے گی۔

مراسیل حسن میں آنحضرت صلعم سے مروی ہے

لاتزال هذه الامة تحت يد الله وفی کنفه مالم یمالئ قراءها امراءها ومالم يزك صلحاؤها فجارها ومالم يهن اخيارها، شرارها، فاذا فعلوا ذالك رفع الله يده عنهم ثم سلط عليهم جبابرتهم فيسومهم سوء العذاب ثم ضربهم الله بالفاقة والفقر:

میری امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے نیچے اور اس کی بغل (پناہ) میں رہے گی جب تک علماء امت اور قاری امیروں کی بیجا حمایت نہیں کریں گے۔ نیک لوگ فاسق فاجر لوگوں کی بیجا صفائی نہیں کریں گے اور شریر لوگ نیک لوگوں کی توہین و بے عزتی نہیں کریں گے۔ جب لوگ ایسا کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ ان پر سے اٹھائے گا اور جابر ظالم لوگوں کو ان پر۔ مسلط کر دے گا۔ جو ان پر سخت سے سخت عذاب کے پہاڑ توڑیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو فقر و فاقہ میں مبتلا کر دے گا۔

مسند میں حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے۔ آں حضرت صلعم نے فرمایا

ان الرجل ليحرم الرزق بالذنب يصيبه — آدمی اپنے گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ؛

اور اسی مسند میں مروی ہے۔ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا۔

يوشك ان تداعى عليكم الامم من كل افق كما تداعى الاكلة على قصعتها

ڈر ہے کہ دنیا کی قومیں ہر طرف سے تم پر ٹوٹ پڑیں گی جس طرح کہ بھوکے کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس وقت ہماری تعداد کم ہوگی؟ آپ نے جواب دیا۔

کثیر۔ ولکنکم غثاء سيل، نزع المهابة من قلوب عدوكم وتجعل فی قلوبكم الوهن:

اس وقت تمہاری کثرت ہوگی، لیکن تمہاری حالت اس وقت سیلاب کے خس و خاشاک کی سی ہوگی تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب اٹھ جائیگا اور تمہارے دلوں میں بزدلی پیدا ہو جائے گی۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ بزدلی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔

حب الحیاۃ وکراھیۃ الموت: زندگی سے محبت اور موت کا ڈر

اسی مسند میں حضرت "انسؓ" سے مروی ہے۔ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا۔

لما عرج بی، مررت بقوم لھم اظفار من نحاس یخمشون وجوھھم وصدورھم فقلت من ھاؤلاء یا جبریل؟ فقال ھاؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضھم

جب مجھے معراج کے لئے لے گئے تو مجھے ایسے لوگوں پر سے گذارا گیا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن سے وہ اپنا منہ اور سینے نوچ رہے تھے میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو انسانوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔

جامع ترمذی میں حضرت "ابوہریرہؓ" سے مروی ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

یخرج فی آخر الزمان قوم یختلون الدنیا بالدین ویلبسون الناس مسوک الضان من اللین۔ السنتھم احلی من السکر۔ وقلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ عزوجل أبی تغترون؟ ام علی اللہ تجترون؟ فبی حلفت لا بعثن علی اولائک فتنۃ تدع الحلیم منھم حیرانا

آخر زمانہ میں ایسے لوگ نکل کھڑے ہوں گے جو دین کے ذریعہ دنیا کمائیں گے لوگوں کو دکھانے کی غرض سے کمبل پہنا کریں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے بھی زیادہ شیریں ہوں گی لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کیا تم نے میرے نام سے دھوکہ دیا؟ تم نے میرے خلاف جرأت کی؟ میں اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں ان لوگوں کو ایسے فتنہ اور عذاب میں ڈالوں گا کہ بربادشدہ لوگ بھی حیران ہوکر رہ جائیں گے۔

ابن ابی الدنیا حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔

یاتی علی الناس زمان۔ لا یبقی من الاسلام لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائیگا۔

الا اسمه ولا من القرآن الا رسمه مساجدهم یومئذ عامرة وهی خراب من الهدی علمائهم شر من تحت ادیم السماء منهم خرجت الفتنة وفیهم تعود

اور قرآن پڑھنے پڑھانے کی ایک رسم بن کر رہ جائے گا اس وقت مسجدیں بڑی عالی شان ہوں گی۔ مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والوں میں سب سے زیادہ شریر ہوں گے انہی میں سے فتنے کھڑے ہوتے اور انہی میں گھومتے رہیں گے۔

اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے

اذا ظهر الربا والزنا فی قریة اذن الله عزوجل بهلاکها

جب کسی آبادی میں سود، اور زنا پھیل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

مراسیل حسنؒ میں مروی ہے۔

اذا اظهر الناس العلم، وضیعوا العمل وتحابوا بالالسن وتباغضوا بالقلوب وتقاطعوا بالارحام لعنهم الله عند ذالک فاصمهم واعمی ابصارهم

جب لوگوں میں علم عام ہو جاتے اور لوگ اس پر عمل نہ کریں زبان سے محبت رکھیں اور دلوں میں بغض و کینہ رکھیں اور رشتہ داریاں توڑ دیں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی لعنت بھیجے گا اور ان کو بہرا اندھا کر دے گا۔

سنن ابن ماجہ کے اندر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے آنحضرت صلعم کی خدمت میں ایک مرتبہ دس آدمیوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی ان میں ایک میں بھی تھا۔ آنحضرت صلعم نے ہمیں خطاب کر کے فرمایا

...ین! پانچ چیزوں سے تمہارے حق میں بارگاہ الٰہی سے پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۔ جس قوم میں بدکاری ... اور علانیہ بدکاری ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ ان میں طاعون اور دوسری قسم کی بیماریاں بھیج دیتا ہے جو ان سے اگلوں میں نہیں تھیں۔ ۲۔ جو لوگ ناپ تول میں خیانت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں قحط سالی اور تنگی معاش کی مصیبت بھیج دیتا ہے اور ظالم بادشاہ ان پر مسلط کر دیتا ہے ۳۔ جو لوگ مال کی زکوٰۃ

دیا بند کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ آسمان سے برسات روک لیتا ہے اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو کبھی بارش نہ بھیجی جاتی۔ ۴۔ جو لوگ عہد توڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر باہر کا دشمن مسلط کر دیتا ہے اور ان کا بہت کچھ چھین لیتا ہے۔ ۵۔ ان کے ائمہ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی کتاب پر عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو باہم لڑا مارتا ہے۔"

مسند، اور سنن میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا "تم سے پہلے لوگ ایسے تھے کہ جب ان میں کوئی گناہ کرتا تو روکنے والے دوڑ پڑتے اور اس سے کہتے خدا سے ڈر۔ لیکن دوسرے ہی دن وہ اس کے ساتھ خلا ملا پیدا کر لیتے۔ اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے پیتے۔ گویا گذشتہ کل اس کا گناہ انھوں نے دیکھا ہی نہیں، تھا اللہ تعالیٰ نے جب ان کی یہ حالت دیکھی تو ان کے دلوں میں باہم عداوت پیدا کر دی اور پھر ان کے پیغمبر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی زبان سے ان پر لعنت بھجوائی۔ اور یہ اس لئے کیا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کر گئے تھے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض انجام دو۔ ظالموں اور حق کے خلاف اقدام کرنے والوں کو روکو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں عداوت پیدا کر دیگا اور تم ایک دوسرے پر لعنت بھیجنے لگو گے جس طرح کہ تم سے اگلے لوگ کیا کرتے تھے۔"

ابن ابی الدنیا نے ایک روایت نقل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت "یوشع" بن نون کو بذریعہ وحی یہ خبر بھیجی تھی کہ تیری قوم میں سے میں چالیس ہزار اچھے لوگوں کو اور ساٹھ ہزار شریروں۔ بدکاروں کو ہلاک کرنے والا ہوں۔ انھوں نے عرض کیا۔ پروردگار عالم! شریروں کو ہلاک کرنا تو بجا ہے لیکن بھلے لوگوں نے کیا خطا کی؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ یہ اس لئے کہ جب میں ان شریروں پر خفا تھا تو یہ لوگ ان پر کیوں خفا نہ ہوئے؟ کیوں یہ لوگ ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے؟

ابن عبد البر نے "ابو عمران" سے یہ روایت نقل کی ہے۔ کہ کسی آبادی کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے بھیجے کہ اس آبادی کو تباہ و برباد کر دو۔ جب یہ فرشتے وہاں پہنچے تو دیکھا ایک شخص مسجد میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے فرشتوں نے عرض کیا۔ پروردگار اس آبادی میں تیرا فلاں بندہ بھی تو ہے جو نماز پڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آبادی کو اور آبادی کے ساتھ اس کو بھی ہلاک کر دو۔

مرے لئے اس کی پیشانی پر کبھی بل نہیں پڑتے اس نے نافرمانوں پر کبھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔"

"حمیدی" نے حضرت مسعرؒ کی روایت نقل کی ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے کسی آبادی کو ہلاک کرنے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ نے کہا پروردگار عالم اس آبادی میں فلاں فلاں عابد موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ پہلے اس کو ہلاک کردو پھر آبادی کو ہلاک کرو کیونکہ میرے لئے کبھی اس کی پیشانی پر شکن نہیں پڑی۔"

ابن ابی الدنیا" حضرت "وہب بن منبہ" سے روایت کرتے ہیں جب حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطا ہوگئی تو بارگاہ الٰہی میں التجا کی۔ پروردگار عالم! میری مغفرت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا گناہ میں معاف کرتا ہوں۔ لیکن اس کی غیرت و عار کا بار بنی اسرائیل پر ڈالتا ہوں۔ انھوں نے عرض کیا یہ کیسے؟ تیرے یہاں تو عدل و انصاف ہے تو کسی پر ظلم نہیں کرتا گناہ میرا اور سزا دوسرے بھگتیں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ جب تم سے خطا ہوئی تو ان لوگوں نے تم کو کیوں جلد از جلد روکا نہیں؟"

ابن ابی الدنیا نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے" میں اور ایک دوسرا شخص حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ ام المومنین! زلزلہ کے بارے میں کوئی حدیث ہو تو بیان فرمائیے۔ انھوں نے فرمایا۔ لوگ جب زناکاری۔ شراب خواری کرنے لگتے ہیں اور گانے بجانے کے آلات استعمال کرتے ہیں۔ تو آسمان پر غیرتِ الٰہی میں جوش آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ زلزلہ کا حکم دیتا ہے اگر لوگ جلد سے جلد توبہ کرلیں اور معاصی ترک کردیں تو ٹھیک ورنہ پھر اللہ تعالیٰ ان کی آبادی کو منہدم اور مسمار کردیگا حضرت انسؓ نے کہا۔ ام المؤمنین! کیا یہ ان کے حق میں عذاب ہوگا؟ انھوں نے فرمایا نہیں ایمان والوں کے حق میں تو موعظت اور رحمت ہے اور کافروں کے حق میں عذاب اور خدا کا قہر و غضب۔ حضرت انسؓ
آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد میں نے ایسی خوش کن: فرحت آگیں کوئی دوسری حدیث

ابن ابی الدنیا نے ایک مرسل حدیث روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے عہد میں زمین پر زلزلہ ہوا تو آں حضرت صلعم نے زمین پر ہاتھ رکھا اور فرمایا رک جا۔ ابھی تیرے لئے اس کا وقت نہیں آیا۔ اس کے

بعد آپ صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

ان ربکم لیستعتبھم فاعتبوہ — تمہارا پروردگار تم کو گناہوں سے رجوع کرنے کا حکم دیتا ہے تم رجوع کرلو۔

عہد فاروقی میں ایک مرتبہ زلزلہ آیا تو حضرت فاروقؓ نے لوگوں کو خطاب کرکے فرمایا۔ لوگو! یہ زلزلہ تمہاری کسی غلطی اور گناہ کی وجہ سے آیا ہے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر دوبارہ یہ زلزلہ آیا تو میں تم میں ہرگز ہرگز نہیں رہوں گا۔"

اور ابن ابی الدنیا نے مناقب فاروقی میں لکھا ہے۔ عہد فاروقی میں زلزلہ آیا تو حضرت فاروقؓ نے زمین پر اپنا ہاتھ مارا۔ اور کہا۔ اے زمین تجھے کیا ہوا ہے؟ تجھے کیا ہوا ہے؟ اگر قیامت آنے والی ہے تو بہت سی علامتوں کا ظاہر ہونا ضروری ہے میں نے آنحضرت صلعم سے سنا ہے۔

اذا کان یوم القیامۃ فلیس فیھا ذراع ولا شبر الا وھو ینطق — جب قیامت آئے گی تو ہاتھ، بازو، بالشت سب کے سب بولنے لگیں گے۔

اور امام احمدؒ حضرت صفیہؓ سے روایت کرتے ہیں عہد فاروقی میں مدینہ طیبہ میں زلزلہ آیا تو حضرت فاروقؓ نے فرمایا۔ لوگو! یہ کیا ہے؟ تم نے اتنی جلدی کیا کام کئے جو یہ زلزلہ آگیا؟ اگر اس کے بعد کوئی زلزلہ آیا تو تم مجھے مدینہ میں نہیں پاؤ گے۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں: "جب زمین پر گناہ ہونے لگتے ہیں تو زمین خوف الٰہی کے مارے لرزنے لگتی ہے اور یہی زلزلہ ہے۔ زمین والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے۔"

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد میں زلزلہ آیا تو انھوں نے ساری قلمرو میں ایک فرمان جاری کردیا حمد وصلاۃ کے بعد لکھا اما بعد! یہ ایک ایسا عذاب ہے کہ اس کے ذریعہ اپنے بندوں کو عتاب فرماتا ہے میں نے تمام شہروں اور آبادیوں میں یہ اعلان کرایا ہے کہ فلاں فلاں دن تم شہروں اور آبادیوں سے باہر نکلو اور جس کے پاس کچھ ہو وہ صدقہ خیرات نکالے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى — تحقیق جو پاک صاف رہا اور اپنے پروردگار کا نام لیتا رہا۔

اور نماز پڑھتا رہا۔ وہ مراد کو پہنچ گیا

اور وہ پڑھا کرو جو حضرت آدم علیہ السلام پڑھا کرتے تھے

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ	اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اگر تو ہمارے قصور معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو بے شک ہم گھاٹے میں آجاویں گے۔

اور وہ پڑھا کرو جو حضرت نوح علیہ السلام پڑھا کرتے تھے۔

وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ	اور اگر تو میرے قصور معاف نہیں کرے گا۔ اور مجھ پر تو رحم نہیں کرے گا۔ تو میں ٹوٹا پانے والوں میں ہوں گا۔

اور وہ پڑھا کرو جو حضرت یونس علیہ السلام پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ	تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ذات ہے میں نے بڑا ظلم کیا ہے۔

حضرت امام احمد حضرت ابن عمر کی ایک روایت نقل فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ آنحضرت صلعم سے میں نے سنا ہے آپ نے فرمایا۔

اذا ضن الناس بالدینار والدرھم وتبایعوا بالعینۃ واتبعوا اذناب البقر وترکوا الجھاد فی سبیل اللہ انزل اللہ بھم بلاءً فلا یرفعہ عنھم حتی یراجعوا دینھم	جب لوگ دینار و درہم جمع کرنے لگیں گے اور عینۃ[1] کے طریقوں پر بیع و فروخت کرنے لگیں گے اور بیلوں کی دمیں پکڑ کے بیٹھیں گے[2] جہاد ترک کردیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر بلا اتارے گا اور جب تک وہ اپنے دین کی طرف رجوع نہیں کریں گے یہ بلا ان سے دور نہیں کی جائے گی۔

(باقی آئندہ)

---

[1] یہ ہیں کہ کوئی چیز مقررہ قیمت سے میعاد مقررہ کے وعدے سے اس شرط پر فروخت کی جائے کہ مقررہ میعاد پر واپس خرید لے گا ظاہر ہے کہ یہ ایک قسم کا سود ہے اور بیع عینہ سود سے بچنے کا ایک حیلہ ہے۔ اکثر یار کیا کرتے تھے اور مقصد یہ ہوتا تھا کہ محرمات الٰہیہ کو حیلوں کے ذریعہ حلال کر لیا جائے ظاہر ہے اس طرح کے حیلے منشا خداوندی کے بالکل خلاف ہیں [2] بیلوں کی دمیں پکڑ کر بیٹھنے کے یہ معنی ہیں کہ صرف کھیتی پر تکیہ کر لیا جائے سستی، کاہلی اختیار کر لی جائے اور جہاد کا سلسلہ بند کر دیا جائے، یہ چیز معصیت کا سبب بن جاتی ہے۔